139

اخبارِ احمدیہ

ربوہ ۔ ۲۶ ر اخاء ۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق ۲۵ ر اخاء کی رپورٹ مظہر ہے کہ حضور کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمد للہ

احباب توجہ اور التزام کے ساتھ دعائیں جاری رکھیں کہ اللہ تعالیٰ حضور کو صحت و سلامتی کے ساتھ لمبی عمر عطا فرمائے اور ہر لمحہ اپنی تائید و نصرت سے نوازتا رہے۔ آمین

حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی تاحال پشاور میں قیام فرما ہیں۔ آپ کی طبیعت مختلف عوارض اور عام کمزوری اور ضعف کی وجہ سے اکثر ناساز رہتی ہے۔ احباب التزام کے ساتھ ان کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعائیں جاری رکھیں۔

محترم میاں غلام محمد صاحب اختر موتیا بند کے کامیاب اپریشن کے بعد واپس ربوہ تشریف لے آئے ہیں ابھی عام کمزوری باقی ہے۔ وہ احباب جماعت سے مزید دعاؤں کی درخواست کرتے ہیں۔

مستحقین کیلئے گرم کپڑے بھجوائیں

(از حضرت سیدہ مریم صدیقہ صاحبہ مدظلہا العالی)

سردی کے ایام شروع ہو گئے ہیں۔ بہنیں مستحقین کے لئے خواتین کے گرم کپڑے، رضائی، کمبل، بچوں کے گرم کپڑے جلد سے جلد بھجوائیں یوں بھی رمضان المبارک میں خدمت کے موقع کو ہاتھ سے جانے نہیں دینا چاہیئے۔

مریم صدیقہ

(صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ
عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

فون ۴۲۹

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

الفضل ربوہ

روزنامہ

بروز بدھ

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

The Daily
ALFAZL
RABWAH

قیمت فی پرچہ ۱۵ پیسے

جلد ۶۰/۲۵	۹ رمضان ۱۳۹۱ھ ، ۲۷ اخاء ۱۳۵۰ ہش ، ۲۷ اکتوبر ۱۹۷۱ء	نمبر ۲۴۷

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

فدیہ اس لئے مقرر کیا گیا ہے تاکہ اللہ تعالیٰ روزہ رکھنے کی توفیق عطا فرمائے

خدا تعالیٰ قادر ہے وہ اگر چاہے تو ایک مدقوق کو بھی روزہ کی طاقت بخش سکتا ہے

"ایک دفعہ میرے دل میں خیال آیا کہ فدیہ کس لئے مقرر کیا گیا ہے تو معلوم ہوا کہ توفیق کے واسطے ہے، تاکہ روزہ کی توفیق اس سے حاصل ہو۔ خدا تعالیٰ ہی کی ذات ہے جو توفیق عطا کرتی ہے اور ہر شئے خدا تعالیٰ ہی سے طلب کرنی چاہیئے۔ خدا تعالیٰ تو قادر مطلق ہے وہ اگر چاہے تو ایک مدقوق کو بھی روزہ کی طاقت عطا کر سکتا ہے۔ تو فدیہ سے یہی مقصود ہے کہ وہ طاقت حاصل ہو جائے اور یہ خدا تعالیٰ کے فضل سے ہوتا ہے۔ پس میرے نزدیک خوب ہے کہ (انسان) دعا کرے کہ الٰہی یہ تیرا ایک مبارک مہینہ ہے اور میں اس سے محروم رہا جاتا ہوں اور کیا معلوم کہ آئندہ سال زندہ رہوں یا نہ یا ان فوت شدہ روزوں کو ادا کر سکوں یا نہ۔ اور اس سے توفیق طلب کرے تو مجھے یقین ہے کہ ایسے دل کو خدا تعالیٰ توفیق بخش دے گا۔

اگر خدا تعالیٰ چاہتا تو دوسری امتوں کی طرح اس امت میں بھی کوئی قید نہ رکھتا مگر اس نے قیدیں بھلائی کے واسطے رکھی ہیں۔ میرے نزدیک اصل یہی ہے کہ جب انسان صدق اور کمال اخلاص سے باری تعالیٰ میں عرض کرتا ہے کہ اس مہینہ میں مجھے محروم نہ رکھ تو خدا تعالیٰ اسے محروم نہیں رکھتا اور ایسی حالت میں اگر انسان ماہ رمضان میں بیمار ہو جائے تو یہ بیماری اس کے حق میں رحمت ہوتی ہے کیونکہ ہر ایک عمل کا مدار نیت پر ہے۔ مومن کو چاہیئے کہ وہ اپنے وجود سے اپنے آپ کو خدا تعالیٰ کی راہ میں دلاور ثابت کر دے۔ جو شخص روزے سے محروم رہتا ہے مگر اس کے دل میں یہ نیت درد دل سے تھی کہ کاش میں تندرست ہوتا اور روزہ رکھتا اور اس کا دل اس بات کیلئے گریاں ہے تو فرشتے اس کے لئے روزہ رکھیں گے بشرطیکہ وہ بہانہ جو نہ ہو تو خدا تعالیٰ اسے ہرگز ثواب سے محروم نہ رکھیگا۔ یہ ایک باریک امر ہے کہ اگر کسی شخص پر (اپنے نفس کے کسل کی وجہ سے) روزہ گراں ہے اور وہ اپنے خیال میں گمان کرتا ہے کہ میں بیمار ہوں اور میری صحت ایسی ہے کہ اگر ایک وقت نہ کھاؤں تو فلاں فلاں عوارض لاحق ہونگے اور یہ ہوگا اور وہ ہوگا تو ایسا شخص جو خدا تعالیٰ کی نعمت کو خود اپنے اوپر گراں گمان کرتا ہے کب ثواب کا مستحق ہوگا۔" (ملفوظات جلد چہارم صفحہ ۲۵۸، ۲۵۹)

غانا میں پندرہ افراد کا قبولِ حق
اور
ایک نئی جماعت کا قیام

مکرم مولوی بشارت احمد صاحب بشیر امیر غانا کی طرف سے یہ خوشخبری موصول ہوئی ہے کہ ماہ ستمبر میں ہمارے مبلغین کرام کی تبلیغی مساعی کے نتیجہ میں مغربی غانا کے سنٹرل ریجن EKEMFI سرکٹ میں SAMPA کے مقام پر پندرہ افراد نے حق کو قبول کیا اور اب وہاں ایک نئی جماعت قائم ہو گئی ہے۔ الحمد للہ ۔ اس علاقہ میں قائم ہونے والی یہ پہلی جماعت ہے۔

احبابِ کرام دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ محض اپنے فضل سے انہیں استقامت بخشے اور ہمارے مبلغین کرام کو بہترین رنگ میں خدمات سرانجام دینے کی توفیق عطا فرمائے تا وہاں جلد تر اسلام غالب آجائے۔

(سیکرٹری مجلس نصرت جہاں ربوہ)

(مسعود احمد پبلشر و ایڈیٹر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ سے چھپوا کر دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا)

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۲۷ اخاء ۱۳۵۰ ہش

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نئی رُوحانی حیات سے ہمکنار ہونے کا انمول موقع

ایک سابقہ اداریہ میں ہم یہ واضح کر چکے ہیں کہ قرآن مجید کی آیت شَهْرُ رَمَضَانَ الَّذِيْ اُنْزِلَ فِيْهِ الْقُرْاٰنُ هُدًى لِّلنَّاسِ وَبَيِّنٰتٍ مِّنَ الْهُدٰى وَالْفُرْقَانِ ۝ (البقرہ آیت ۱۸۶) کی رُو سے رمضان کا مہینہ اِس کے روزے اور اس کی جملہ دیگر عبادات نزولِ قرآن کی سالگرہ کے طور پر مقرر کی گئی ہیں۔ اِس لحاظ سے اِس ماہِ مبارک کا قرآنِ مجید سے خاص تعلق ہے۔ اور وہ تعلق یہی ہے کہ ہم اِس ماہِ مبارک میں اِس تعہد اور التزام سے قرآنِ مجید کی تلاوت کریں اور نہ صرف اس کی تلاوت کریں بلکہ خاص تدبّر سے کام لے کر اس کے علوم و معارف سے ایسے طور پر بہرہ ور ہوں اور اس کی ہدایات پر دل و جان سے اس رنگ میں عمل کریں کہ رمضان گزرنے کے بعد بھی اِن سب امور سے روگردانی ہمارے لئے ممکن ہی نہ رہے۔

جہاں تک قرآنِ مجید کی تلاوت کا تعلق ہے اللہ تعالیٰ نے اِس امر کو مومنوں کی ایک خاص صفت قرار دیا ہے کہ وہ بڑی مداومت کے ساتھ اس کی تلاوت کرتے رہتے ہیں اور اس میں کبھی غفلت سے کام نہیں لیتے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

اَلَّذِيْنَ اٰتَيْنٰهُمُ الْكِتٰبَ يَتْلُوْنَهٗ حَقَّ تِلَاوَتِهٖ ؕ اُولٰٓئِكَ يُؤْمِنُوْنَ بِهٖ ؕ وَمَنْ يَّكْفُرْ بِهٖ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْخٰسِرُوْنَ ۝ (البقرہ آیت ۱۲۲)

یعنی وہ لوگ جنہیں ہم نے اِس کامل کتاب کی نعمت عطا کی ہے وہ اس کی تلاوت اسی طرح کرتے ہیں جس طرح کہ اس کی تلاوت کرنے کا حق ہے وہی لوگ اِس کتاب پر پختہ ایمان رکھتے ہیں اور جو لوگ اس کا انکار کریں وہی نقصان اُٹھانے والے ہیں۔

اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے مومنوں کی ایک بنیادی صفت یہ قرار دی ہے کہ وہ قرآن مجید کی تلاوت کرتے ہیں اور پھر یہی نہیں کہ تلاوت کرتے ہیں بلکہ تلاوت کرنے کا پورا پورا حق ادا کرتے ہیں۔ تلاوت کا حق ادا نہیں ہو سکتا جب تک کہ قرآنِ مجید کے معانی اور اس کے مطالب پر غور نہ کیا جائے اور پھر اس کی پُوری پُوری پیروی نہ کی جائے۔ چنانچہ سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اِس امر کو واضح کرتے ہوئے کہ قرآنِ مجید کی تلاوت کا حق کیونکر ادا ہوتا ہے فرماتے ہیں:۔

"قرآن شریف کو عمدہ طور پر خوش الحانی سے پڑھنا یہ بھی ایک اچھی بات ہے مگر قرآن شریف کی تلاوت کی اصل غرض تو یہ ہے کہ اس کے حقائق اور معارف پر اطلاع ملے اور انسان ایک تبدیلی اپنے اندر کرے۔ یہ بات یاد رکھو کہ قرآن شریف میں ایک عجیب و غریب اور سچا فلسفہ ہے، اس میں ایک نظام ہے جس کی قدر نہیں کی جاتی۔ جب تک نظام اور ترتیبِ قرآنی کو مدِّ نظر نہ رکھا جائے اور اس پر پورا غور نہ کیا جائے قرآن شریف کی تلاوت کے اغراض پورے نہ ہونگے۔" (ملفوظات جلد اوّل صفحہ ۲۸۹)

قرآنِ مجید کی مذکورہ بالا آیت اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اِس ارشاد سے صاف ظاہر ہے کہ قرآنِ مجید ناظرہ پڑھنا اور خاص التزام سے اِس کی تلاوت کرنا بھی ایک بہت اعلیٰ درجہ کی نیکی ہے۔ اِس سے کلام اللہ کی عظمت دل پر نقش ہوتی ہے اور اِس کے ساتھ دلی محبت اور انس پیدا ہو کر مسابقت فی الخیرات کی رُوح ترقی کرتی ہے۔ لیکن ایک حقیقی مومن کو محض تلاوت کرنے پر ہی اکتفا نہیں کرنا چاہیئے بلکہ تلاوت کا اصل حق بھی ادا کرنے کی کوشش کرنی چاہیئے اور وہ اصل حق یہی ہے کہ انسان قرآنِ مجید کے معانی و مطالب اور حقائق و معارف پر اطلاع پا کر اپنے آپ کو پاک تبدیلی سے ہمکنار کرے۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن پر تدبّر نہ کرنے اور اس کی حکمت اور اس میں بیان کردہ سچے فلسفہ سے آگاہ نہ ہونے اور اپنی زندگیوں میں انقلاب برپا نہ کرنے کو کفّار کی صفت قرار دیا ہے جیسا کہ ان کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا:۔

اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ لَعَنَهُمُ اللّٰهُ فَاَصَمَّهُمْ وَاَعْمٰٓى اَبْصَارَهُمْ ۝ اَفَلَا يَتَدَبَّرُوْنَ الْقُرْاٰنَ اَمْ عَلٰى قُلُوْبٍ اَقْفَالُهَا ۝ (محمدؐ آیات ۲۴، ۲۵)

یعنی یہی وہ لوگ ہیں جن پر اللہ تعالیٰ نے لعنت کی ہے اور ان کو بہرہ کر دیا ہے اور ان کی آنکھوں کی بینائی ضائع کر دی ہے۔ کیا وہ قرآن پر غور نہیں کرتے یا پھر ان کے دلوں پر ایسے قفل لگے ہوئے ہیں جو اُنکے دلوں ہی کی پیداوار ہیں۔

اِس سے صاف عیاں ہے کہ حقیقی مومن قرآن پر تدبّر کرتے رہتے ہیں، اس کے پیغام کو توجہ سے سنتے ہیں اور پھر بصیرت کے رنگ میں اُس پیغام سے آگاہ ہو کر اسے دل میں جگہ دیتے ہیں اور اپنے عمل کو اس کے مطابق بناتے ہیں اور مومنوں میں سے جو ایسا نہیں کرتے وہ اِس لحاظ سے خطرہ میں ہوتے ہیں کہ کہیں وہ رفتہ رفتہ رُوحانی شنوائی اور بصیرت سے ہی عاری ہو جائیں اور اُن کے دلوں پر خود اپنی شومئی قسمت سے تالے لگ جائیں۔

پس ہمارا یہ فرض ہے کہ رمضان کے اِن بابرکت ایام کو جو نزولِ قرآن کی سالگرہ کے طور پر مقرر کئے گئے ہیں، پوری شرائط کے ساتھ روزے رکھ کر اِس طرح گزاریں کہ قرآن مجید کی بکثرت تلاوت کرنے، اِس پر تدبّر کر کے اس کے علوم و معارف سے آگاہ ہونے اور اس کی ہدایتوں پر عمل پیرا ہونے کے ہم دائمی طور پر عادی ہو جائیں تاکہ ہم قرآنِ مجید کی عظیم الشان برکات اور اس کی انقلاب انگیز تاثیرات سے بہرہ ور ہو کر اپنی ہستی پر پورا پورا انقلاب وارد کر سکیں اور قرآنی علوم و انوار کو اِس طرح دُنیا میں پھیلا سکیں کہ وہ کُل عالم پر محیط ہو جائیں۔ رمضان کے بابرکت ایام نے جن میں سے آجکل ہم گزر رہے ہیں ہمیں پھر یہ موقع عطا کیا ہے کہ ہم ان ایام کو زیادہ سے زیادہ قرآن پڑھنے اور اس کے علوم و معارف پر غور کر کے اپنی زندگیوں میں انقلاب پیدا کرنے میں گزاریں تا قرآن ہمیشہ کیلئے ہماری رُوح کی غذا بنجائے اور ہم اِس یقین پر دلی بصیرت کے ساتھ قائم ہو جائیں کہ ہم اِسکے بغیر زندہ رہ ہی نہیں سکتے۔ حقیقت یہ ہے کہ:۔

"قرآن کریم اللہ تعالیٰ کی ایک عظیم الشان نعمت ہے جو اُس نے ہمیں عطا کی ہے۔ یہ نعمت ایک عجیب نعمت ہے جو بیماروں کیلئے اگر شفا ہے تو تندرستوں کیلئے غذا۔ جو بیمار اِس شفا سے غافل رہیگا اس کا انجام موت ہے اور جو تندرست اِس غذا کا اہتمام ہمیشہ جاری نہیں رکھے گا، وہ کمزور ہوتا جائیگا یہانتک کہ رُوحانی امراض کا شکار ہو جائے گا۔"

دین و دنیا کی فلاح اسی میں مضمر ہے کہ ہم جس طرح روزانہ اپنی جسمانی غذا کا اہتمام کرتے ہیں اس سے بھی بڑھ کر اِس رُوحانی غذا سے روزانہ استفادہ کریں اور اِس پر مداومت اختیار کریں۔ رمضان کا بابرکت مہینہ ہر سال یہی پیغام لے کر آتا ہے اور اسپر عمل پیرا ہونے کی عملی ٹریننگ دیکر ہمیں ایک نئی رُوحانی حیات سے ہمکنار کر دکھاتا ہے۔ پس یہ بابرکت ایام جن میں سے ہم گزر رہے ہیں ہمارے لئے نئی رُوحانی حیات سے ہمکنار ہونے کے انمول موقع کی حیثیت رکھتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں رمضان کے اِس پیغام کی اہمیت کو سمجھنے، اس پر دل و جان سے عمل پیرا ہونے اور نئی روحانی حیات سے ہمکنار ہونے کے اِس انمول موقع سے کماحقہ، فائدہ اُٹھانے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

فضیلت کا معیار

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مسلمانوں کے مابین فضیلت کے ایک خاص معیار کا ذکر کیا ہے اور وہ ہے قرآن مجید سیکھنا یا سکھانا، چنانچہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ حضورؐ نے فرمایا:۔

اِنَّ اَفْضَلَكُمْ مَنْ تَعَلَّمَ الْقُرْاٰنَ وَعَلَّمَهٗ (بخاری)

یعنی تم میں سے افضل وہ شخص ہے جو قرآن سیکھے یا سکھائے۔

فضیلت کے اِس معیار سے قرآن مجید سیکھنے اور دوسروں کو سکھانے کی عظمت و اہمیت ظاہر و باہر ہے۔ جو شخص قرآنی انوار سے اپنے سینہ و دل کو منور کرتا ہے اور دوسروں کو اِس نور سے بہرہ ور کرنے میں کوشاں رہتا ہے دوسروں سے وہ کیوں افضل شمار نہ ہو۔ اِسی لئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ آسمان پر وہی عزت پائیں گے جو قرآن کو عزت دیں گے، اور اسی لئے حضورؑ نے ہمیں تاکید فرمائی ہے:۔

"سو تم قرآن کو تدبّر سے پڑھو اور اس سے بہت ہی پیار کرو، ایسا پیار کہ تم نے کسی سے نہ کیا ہو" (کشتی نوح)

ویران گھر

آباد اور بھرا پُرا گھر زندگی سے معمور ہونے کے باعث بہت بارونق ہوتا ہے اور ہر کوئی اسے دیکھ کر خوش ہوتا ہے۔ اِس کے بالمقابل ایک ویران اور اُجڑے ہوئے گھر پر مُردنی چھائی رہتی ہے اور اس کے در و دیوار سے حسرت ٹپک رہی ہوتی ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ بعض گھر ہی مکینوں کے نہ ہونے کے باعث ویران نہیں ہو جاتے بلکہ بعض لوگ بھی اپنے آپ کو ویران گھر کی طرح بنا لیتے ہیں وہ کون ہیں؟ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ حضرت رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:۔

"اِنَّ الَّذِيْ لَيْسَ فِيْ جَوْفِهٖ شَيْءٌ مِّنَ الْقُرْاٰنِ كَالْبَيْتِ الْخَرِبِ" (ترمذی)

یعنی جس شخص کو قرآن کریم کا کچھ حصّہ بھی یاد نہیں وہ ویران گھر کی طرح ہے۔

ہمیں چاہیئے کہ ہم قرآن پڑھیں اور قرآنی علوم بڑی محنت اور جدّ و جہد سے حاصل کریں تاکہ ہمارا سینہ ہمیشہ ہی قرآنی علوم و معارف سے آباد اور قرآنی انوار سے منور رہے اور کبھی بھی اُجڑے گھر کیطرح ویران نظر نہ آئے۔ آمین

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کینیا (مشرقی افریقہ) کے ساحلی علاقہ میں تبلیغ اسلام

مکرم امیر و مشنری انچارج صاحب کا تبلیغی دورہ۔ ممباسہ شو میں احمدیہ لٹریچر کا سٹال

تین اہم مقامات پر تبلیغی جلسے۔ غیر از جماعت احباب سے انفرادی ملاقاتیں

ہزاروں کی تعداد میں تبلیغی پمفلٹوں کی تقسیم

مرسلہ:۔ وکالت تبشیر ربوہ

اگست کے آخری ہفتہ میں کینیا کے امیر و مشنری انچارج مکرم مولوی جمیل الرحمٰن صاحب رفیق ممباسہ میں ساحلی علاقہ کے دورہ کے لئے تشریف لائے اور تقریباً دو ہفتہ تک یہ دورہ جاری رہا۔

سب سے پہلے مکرم امیر صاحب نے ممباسہ شو لگائے گئے احمدیہ سٹال میں شرکت کی۔ یہ شو ہر سال لگتا ہے۔ جس میں ہزاروں کی تعداد میں لوگ شامل ہوتے ہیں۔ اس شو میں ہم بھی ہر سال اپنا سٹال لگاتے ہیں۔ جس سے کافی تبلیغی فائدہ ہوتا ہے۔

یہ شو تین دن تک جاری رہا۔ شو کا افتتاح کینیا کے صدر مملکت مسٹر جوموکنیاٹا نے کیا۔ جو کہ ان دنوں ممباسہ میں تشریف لائے ہوئے تھے۔ ان تین دنوں میں شو دیکھنے والے لوگ ہمارے سٹال پر آئے اور ہمیں ان تک پیغام حق پہنچانے کا موقعہ ملا۔ سٹال میں تمام کتب برائے فروخت سواحیلی۔ انگریزی اور عربی زبان کے لئے رکھی گئی تھیں اور قرآن کریم کے نسخے مختلف زبانوں میں الگ شیلف بنا کر لوگوں کے ملاحظہ کے لئے ترتیب دئے گئے تھے۔ اسی طرح سلسلہ کی کتب جو دیگر مشنوں میں مختلف زبانوں میں چھپی ہیں اور مرکز و دیگر مشنوں سے شائع ہونے والے رسالے بھی خاص بورڈ پر آویزاں کئے گئے۔ اس طرح مختلف مشنوں کی مساعی کو نقشہ کے ذریعہ دکھایا گیا۔ مشنوں اور مساجد کی تعداد پر بھی آویزاں کی گئیں۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے کفن پر کی گئی ریسرچ کی تصاویر بھی الگ بورڈ پر چسپاں کر کے دکھائی گئیں جس کے اوپر موٹے الفاظ میں انگریزی زبان میں لکھا تھا۔ "حضرت عیسیٰ علیہ السلام صلیب پر فوت نہیں ہوئے۔ بلکہ کشمیر میں طبعی وفات پائی۔" درمیان میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی فوٹو دی گئی اور اس کے نیچے لکھا تھا:۔

"مسیح بعثت ثانیہ میں"

زبانی تبلیغ کے علاوہ انگریزی۔ سواحیلی [illegible] اور [illegible] زبانوں کے پمفلٹ ہزاروں کی تعداد میں تقسیم کئے گئے۔ اسی طرح انگریزی اور سواحیلی ماہوار اخبار بھی سینکڑوں کی تعداد میں مطالعہ کے لئے لوگوں کو دئے گئے۔ علاوہ ازیں -/700 شلنگ کے قریب کتب فروخت بھی ہوئیں۔

شو کے بعد ممباسہ ٹاؤن اور باہر کے علاقوں میں تبلیغ کا پروگرام تھا۔ چنانچہ سب سے پہلے محترم امیر صاحب نے موضع ربیسی (Ramisi) میں جا کر سواحیلی زبان میں تقریر کی۔ تقریر کا انتظام مکرم مولوی محمد عیسیٰ صاحب نے نہایت محنت اور تندہی سے یہاں کی شوگر مل کے مینیجر سے اجازت حاصل کر کے شوگر مل کے پرائمری سکول کے احاطہ میں کیا تھا۔ اور جلسہ کی صدارت کے لئے مینیجر سے ہی درخواست کی جو کہ انہوں نے منظور کر لی۔

اس علاقہ میں ابھی جماعت قائم نہیں ہوئی نہ کوئی احمدی دوست ہے تاہم مکرم مولوی محمد عیسیٰ صاحب نے ایک مقامی دوست سے مل کر جلسہ کی اطلاع عام لوگوں تک پہنچائی۔ سائیکلو سٹائل کر کے اشتہارات بھی تقسیم کئے جو کہ امیر صاحب اپنے ہمراہ تیار کر کے لائے تھے۔ خدا کے فضل سے حاضری توقع سے بڑھ کر ہوئی محترم امیر صاحب نے ایک گھنٹہ تک تقریر کی۔ اس کے بعد سوال و جواب کا سلسلہ بھی ایک گھنٹہ تک جاری رہا۔ اختتام پر حاضرین کی سوڈا سے تواضع کی گئی۔

دوسرا جلسہ رضیہ کوالے (Kwale) میں ہوا۔ یہ علاقہ ممباسہ سے ۲۰ میل دور ہے اور یہاں ہمارے احمدی دوست موجود ہیں۔ نیز مقامی معلم بھی یہیں رہائش پذیر ہیں۔ معلم صاحب نے مکرم مولوی محمد عیسیٰ صاحب کی ہدایت اور نگرانی میں دوستوں سے مل کر اس جلسہ کا انتظام ایک کلب میں کیا۔ زبانی اطلاع دینے کے علاوہ ایک بڑی تعداد میں تحریری طور پر بھی دعوت نامے بھجوائے گئے۔

یہاں پر انگریزی میں تقریر کا پروگرام تھا۔ مگر عین موقعہ پر حاضرین کی درخواست پر جلسہ کی کارروائی سواحیلی زبان میں شروع کی گئی۔ ڈسٹرکٹ ویلفیئر آفیسر کی صدارت میں جلسہ تلاوت قرآن کریم سے شروع ہوا۔ مکرم مولوی صاحب نے سواحیلی زبان میں ایک گھنٹہ تک تقریر کی جسے سامعین نے نہایت توجہ سے سنا۔ بعد میں سوال و جواب کا سلسلہ بھی نہایت دلچسپ رہا۔ صاحب صدر نے تقریر کا اچھا اثر لیا۔ اور بیان کیا کہ اس قسم کی تقریریں سے غیر مذاہب والوں کو دوسروں کے خیالات سننے کا موقعہ ملتا ہے۔ اور غلط فہمیاں دور ہوتی ہیں۔ احباب سے حاضرین کی تواضع کے لئے سوڈا کا انتظام کیا ہوا تھا۔

تیسری میٹنگ ممباسہ ٹاؤن میں منعقد ہوئی اس مقصد کے لئے میونسپل ہال حاصل کیا گیا تھا۔ اس جلسہ کی اطلاع مکرم محمد عیسیٰ صاحب نے ملاقات کے ذریعہ زیر تبلیغ احباب کو قبل از وقت کر دی تھی علاوہ ازیں اشتہارات بھی کثرت سے ٹاؤن میں تقسیم کئے گئے۔

جلسہ کی صدارت یہاں کے ممتاز دوست مسٹر محمد شیلو ویلفیئر آفیسر پورٹ ٹرسٹ نے کی۔ جلسہ کی کارروائی تلاوت قرآن کریم سے شروع ہوئی جو کہ ممباسہ کے ایک احمدی نوجوان نے نہایت خوش الحانی سے کی۔

مکرم امیر صاحب کی تقریر کا عنوان قرآن کریم کی پیشگوئیاں تھا۔ آپ نے ایک گھنٹہ تک نہایت موثر انداز میں تقریر کی۔ حاضرین نے تقریر کو نہایت توجہ اور دلچسپی سے سنا۔ صاحب صدر نے اپنی صدارتی تقریر میں مولانا صاحب کی تقریر کو سراہا۔ تقریر کے بعد سوال و جواب کا سلسلہ شروع ہوا۔ مگر نماز کا وقت ہو جانے کی وجہ سے یہ سلسلہ جلدی منقطع کرنا پڑا۔ وقفہ سوال و جواب میں حاضرین کو سوڈا پیش کیا گیا

باہر تقاریر کے علاوہ مولانا صاحب نے انفرادی طور پر بھی ملاقاتیں غیر از جماعت دوستوں سے کیں۔ مسجد میں روزانہ صبح کی نماز کے بعد درس قرآن دیتے رہے۔ بعد نماز مغرب مسجد میں دوستوں سے تبادلہ خیالات کا موقعہ ملتا رہا۔ قیام کے دوران امیر صاحب نے مسجد ممباسہ میں دو دفعہ نماز جمعہ بھی پڑھائی۔

اس طرح یہ دورہ مکمل ہوا اور مولانا صاحب صوبہ کے دوسرے علاقہ ٹاڈ ریٹا میں تشریف لے گئے۔ جہاں انہوں نے نو تعمیر شدہ مسجد کا افتتاح کیا جس کی رپورٹ احباب کی خدمت میں آئندہ پیش کی جائے گی

دوست دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ یہ دورہ بابرکت کرے مثمر ثمرات حسنہ بنائے اور لوگوں کو زیادہ سے زیادہ احمدیت کو سمجھنے اور حق کو قبول کرنے کی توفیق دے۔ آمین

تحریک جدید کے ہر شعبہ میں حصہ لو

سیدنا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں:۔

تمہاری کسی چیز کی خدا کو ضرورت نہیں ... تمہارے دل کی ضرورت ہے ایک محبت رکھنے والے دل کی۔ ایک عشق رکھنے والے دل کی ...... آج تم سے یہ مطالبہ ہے کہ تم کہو کہ تمہارا سب کچھ حاضر ہے اسے قبول کر لیا جائے جب تم سچے دل سے یہ بات کہنے پر تیار ہو جاؤ گے تو خدا تعالیٰ کے فضل تم پر نازل ہوں گے اور وہ انعام نازل ہوں گے اتنے بڑے بڑے فضل ہوں گے کہ آئندہ زمانے میں آنے والے لوگ تم پر رشک کریں گے...... پس ہوشیار ہو جاؤ اور تحریک کے ہر شعبہ میں بڑھ چڑھ کر حصہ لو جو میں نے سامنے پیش کی ہے"

پس انصار اللہ بھائیوں کی خدمت میں اپیل ہے۔ تحریک جدید کی تمام مالی قربانیوں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیں تاکہ خدا تعالیٰ اپنے خاص فضلوں اور رحمتوں کی بارشیں ہم پر نازل فرمائے آمین۔ [illegible]

اڑھائی ہزار سالہ جشنِ شہنشاہیت ایران کے سلسلہ میں

آر۔سی، ڈی سوسائٹی تعلیم الاسلام کالج کے زیر اہتمام منعقد ہونیوالی تقریبات کی مختصر روداد

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مختلف کھیلوں کے ٹورنامنٹس کل ربوہ تقریری مقابلہ محفل مشاعرہ اور تقسیم انعامات کی تقریب کا انعقاد

ربوہ ——— ایران میں منائے جانے والے اڑھائی ہزار سالہ جشنِ شہنشاہیت کے سلسلہ میں تعلیم الاسلام کالج کی آر، سی، ڈی سوسائٹی نے بھی متعدد تقاریب کا اہتمام کیا۔ ان تقاریب میں محفلِ مشاعرہ کل ربوہ اردو تقریری مقابلہ نیز باسکٹ بال، فٹ بال، والی بال کبڈی، ٹیبل ٹینس، بیڈمنٹن کے کل ربوہ ٹورنامنٹس کا انعقاد شامل تھا۔ تقاریب کا افتتاح ۱۳ اکتوبر کی شام کو ایک محفل مشاعرہ سے ہوا جس کی صدارت محترم جناب ڈاکٹر سید صفدر حسین صاحب چیئرمین بورڈ آف انٹرمیڈیٹ اینڈ سیکنڈری ایجوکیشن سرگودہا نے کی اور تقاریب کا اختتام محترم جناب ڈاکٹر محمد اسلم صاحب صدر شعبہ عملی طبعیات کراچی یونیورسٹی کی زیر صدارت منعقد ہونے والے کل ربوہ اردو تقریری مقابلے پر ہوا۔ ۱۵ اکتوبر کی رات کو کالج اور ہوسٹل کی عمارات پر بجلی کے رنگ برنگ قمقموں سے چراغاں کیا گیا۔

محفلِ مشاعرہ

کالج کی آر۔سی۔ڈی سوسائٹی نے جشن شہنشاہیت کی تقاریب کا افتتاح ۱۳ اکتوبر کی رات کو ۸ بجے ایک محفل مشاعرہ سے کیا۔ مشاعرہ کا آغاز تلاوتِ قرآن کریم سے ہوا۔ جس کے بعد ایک طالب علم نے مشہور فارسی نعت

ع نسیما جانب بطحا گذر کن

خوش الحانی سے سنائی۔ اس کے بعد باقاعدہ مشاعرہ کا آغاز ہوا۔ کالج کے طالب علم شعراء عبد الکریم خالد اور ضیاء الرحمٰن امجد نے اپنا کلام سنایا۔ مقامی شعراء میں سے عبد السلام اختر۔ ڈاکٹر ناصر احمد پرویزی اور جناب پرنسپل چوہدری محمد علی صاحب کے کلام سے سامعین محظوظ ہوئے۔ مہمان شعراء کرام میں مشہور شاعر ادیب و نقاد ڈاکٹر وزیر آغا، غلام جیلانی اصغر پرنسپل گورنمنٹ کالج جوہر آباد۔ سید عبد الباقی پرنسپل گورنمنٹ کالج جھنگ راجہ غالب احمد سیکرٹری سرگودھا بورڈ۔ عبد الرحمٰن خاکی اور سرگودھا کے مشہور شاعر انور سدید اور رفیق محمد فقیر نے اپنا کلام پیش کیا اور حاضرین سے خوب داد وصول کی۔ آخر میں صدرِ مشاعرہ ڈاکٹر سید صفدر حسین نے حاضرین کو اپنے کلام سے مستفیض کیا۔ اور ساڑھے دس بجے شب جشنِ شہنشاہیت ایران کے سلسلہ میں منعقد ہونے والی محفلِ مشاعرہ اختتام پذیر ہوئی۔

کل ربوہ ٹورنامنٹس

۱۴-۱۵ اکتوبر کو آر، سی۔ ڈی۔ سوسائٹی نے باسکٹ بال۔ فٹ بال۔ والی بال کبڈی۔ بیڈمنٹن اور ٹیبل ٹینس کے کل ربوہ ٹورنامنٹس کا اہتمام کیا۔ ٹورنامنٹس کا آغاز ۱۴ اکتوبر کو صبح سات بجے کالج کی گراؤنڈز پر ہوا۔

باسکٹ بال

کل ربوہ باسکٹ بال ٹورنامنٹ کا افتتاح ۱۴ اکتوبر کو سات بجے صبح سید عبد الباقی صاحب پرنسپل گورنمنٹ کالج جھنگ نے کیا۔ افتتاحی میچ فضل عمر کلب ربوہ اور تعلیم الاسلام ہائی سکول کی ٹیموں کے مابین ہوا جس میں اول الذکر ٹیم ۱۴ کے مقابلہ میں ۷۰ پوائنٹس سے جیت گئی۔

باسکٹ بال کا ایک دلچسپ مقابلہ تعلیم الاسلام کالج کی بورڈ اور ڈگری کی مضبوط اور طاقت ور ٹیموں کے مابین کھیلا جانے والا سیمی فائنل میچ تھا۔ اس میں بورڈ کے کم عمر لیکن چست کھلاڑیوں نے بلند پایہ کھیل کا مظاہرہ کیا۔ میچ کے شروع سے آخر تک یہ نو عمر کھلاڑی گیم پر چھائے رہے۔ میچ میں ڈگری ٹیم کے ایک مایہ ناز کھلاڑی کی کمی شدت سے محسوس ہو رہی تھی جو آج کل لاہور میں قومی باسکٹ بال کوچنگ کیمپ میں شرکت کر رہے ہیں۔ بورڈ کی ٹیم نے ان کی غیر حاضری سے پورا پورا فائدہ اٹھایا اور ڈگری ٹیم کو فائنل تک پہنچنے کا موقع نہ دیا۔ سیمی فائنل کا یہ دلچسپ مقابلہ ٹی آئی کالج کی بورڈ ٹیم نے ۴۷ کے مقابلہ میں ۴۹ پوائنٹس سے شکست دے کر جیت لیا اور فائنل میں پہنچ گئی۔

فائنل مقابلہ

کل ربوہ باسکٹ بال ٹورنامنٹ کا یہ فائنل مقابلہ فضل عمر کلب ربوہ اور ٹی آئی کالج کی بورڈ ٹیم کے مابین چار بجے سہ پہر کالج کورٹس پر کھیلا گیا۔

مہمانِ خصوصی ڈاکٹر نصیر احمد خان صاحب صدر شعبہ طبعیات تعلیم الاسلام کالج نے کھلاڑیوں کے تعارف کے بعد مقابلہ شروع ہوا۔ فضل عمر کلب ربوہ ٹی آئی کالج کے اولڈ بوائز پر مشتمل تھی۔ اس میں شریف الرحمٰن، لطیف احمد جمیٹ، مجید احمد وہ کھلاڑی بھی شامل تھے، ماضی میں جن کی قابلِ دید گیم نے کالج کو باسکٹ بال کے میدان میں بڑی بڑی کامیابیوں سے ہمکنار کیا، اور جس کی بدولت ربوہ اور کالج کو قومی سطح پر باسکٹ بال کے میدان میں غیر معمولی شہرت حاصل ہوئی۔

کھیل کے درمیانی وقفہ تک بورڈ کی ٹیم کو دو پوائنٹس کی فوقیت حاصل تھی۔ اور سکور ۲۸ اور ۳۰ تھا۔ درمیانی وقفہ کے بعد کھیل کا پانسہ پلٹ گیا اور فضل عمر کلب کے کھلاڑی گیم پر چھا گئے اور انہوں نے یہ میچ ۵۳ کے مقابلہ میں ۶۶ پوائنٹس سے جیت کر جشن شہنشاہیت کے موقع پر کھیلے جانے والے کل ربوہ باسکٹ بال ٹورنامنٹ میں اول پوزیشن حاصل کی۔

کبڈی کا فائنل مقابلہ ربوہ A اور ٹی آئی کالج کی ٹیموں کے مابین ہوا۔ اس میچ میں محترم چوہدری حمید اللہ صاحب صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ نے بطور مہمانِ خصوصی شرکت کی۔ کھیل شروع ہونے سے قبل دونوں ٹیموں کا تعارف مہمانِ خصوصی سے کروایا گیا۔ کل ربوہ کبڈی ٹورنامنٹ کا یہ فائنل مقابلہ ربوہ A نے ۳۸ کے مقابلہ میں ۴۴ پوائنٹس سے جیت لیا۔

فٹ بال کے فائنل مقابلے میں بھی ربوہ اے اور ٹی، آئی کالج کی ٹیمیں مدمقابل تھیں۔ اس میچ میں بھی ربوہ اے نے اول پوزیشن حاصل کی جبکہ ٹی، آئی کالج کی ٹیم دوم رہی۔

والی بال کے فائنل میں فضل عمر کلب ربوہ اور رحمت کلب کی ٹیمیں ایک دوسرے کے بالمقابل تھیں۔ میچ سے قبل دونوں ٹیموں کا تعارف محترم چوہدری محمد علی صاحب پرنسپل سے کروایا گیا جس کے بعد والی بال کا یہ دلچسپ مقابلہ شروع ہوا۔ اس فائنل میچ میں فضل عمر کلب ربوہ نے رحمت کلب کو ہرا کر کل ربوہ والی بال ٹورنامنٹ اول پوزیشن حاصل کی جبکہ رحمت کلب کی ٹیم دوم رہی۔

ٹیبل ٹینس اور بیڈمنٹن

ٹیبل ٹینس اور بیڈمنٹن کے ٹورنامنٹس کے سنگل ڈبل مقابلوں میں ربوہ کے پچاس کے قریب کھلاڑیوں نے حصہ لیا۔ فائنل مقابلے ۱۴ اکتوبر کو بعد نماز مغرب فضل عمر ہوسٹل کے کامن روم میں کھیلے گئے جس کا رزلٹ یہ رہا۔

ٹیبل ٹینس

سنگل:- اول۔ سلطان احمد بھٹی — ربوہ

دوم۔ انصار احمد — ربوہ

ڈبل:- اول۔ سلطان احمد بھٹی۔ انصار احمد — ربوہ

ممتاز علمی طور ناصر احمد خان۔ فضل عمر ہوسٹل، ربوہ

بیڈمنٹن

سنگل:- اول۔ ظفر احمد سفنی۔ جامعہ احمدیہ

دوم۔ عبد الجبار — ربوہ

ڈبل:- اول ظفر احمد سفنی۔ سفنی احمد صادق۔ جامعہ احمدیہ۔

دوم۔ عبد الجبار۔ احمد ریاض نقابل۔

کل ربوہ اردو تقریری کا مقابلہ

ان تقاریب کی آخری کڑی کل ربوہ اردو تقریری مقابلہ تھا جو ۱۷ اکتوبر ۱۹۷۱ء کو ۷ بجے شام کالج ہال میں منعقد ہوا۔ موضوع تھا۔

"پاک ایران دوستی"

مہمان خصوصی ڈاکٹر محمد اسلم صاحب صدر شعبہ عملی طبعیات کراچی یونیورسٹی کے کرسی صدارت پر تشریف فرما ہونے کے بعد اجلاس کی کارروائی کا آغاز تلاوتِ قرآن کریم سے ہوا۔ عرفان احمد خان نے جشن ایران کے موقع پر انعقاد پذیر ہونے والی مختلف تقاریب کی مختصر رپورٹ پڑھ کر سنائی۔ بعدہ تقریری مقابلے کا آغاز ہوا۔ جس میں منصفین کے فرائض بشیر احمد صاحب رفیق۔ سابق امام مسجد فضل لندن۔ مسعود احمد صاحب دہلوی ایڈیٹر الفضل اور ڈاکٹر ناصر احمد پرویزی صاحب صدر شعبہ اردو نے سرانجام دیئے۔ منصفین کے فیصلے کے مطابق ضیاء الرحمٰن امجد اول انعام کے حقدار قرار پائے۔ جبکہ لئیق احمد عابد اور مرزا نعمان احمد بالترتیب دوم اور سوم رہے۔ حوصلہ افزائی کا انعام نصیر احمد کو دیا گیا۔

اردو تقریری مقابلے کے بعد مہمان خصوصی ڈاکٹر محمد اسلم صدر شعبہ عملی طبعیات کراچی یونیورسٹی نے مختلف مقابلوں میں امتیاز حاصل کرنیوالوں کو خصوصی سندات عطا فرمائیں جس کے بعد یہ تقاریب اختتام پذیر ہوگئیں۔

ناصر جاوید خان سیکرٹری آر سی، ڈی سوسائٹی کالج ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وصایا

نوٹ: مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز اور صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کی منظوری سے قبل صرف اس لئے شائع کی جا رہی ہیں تاکہ اگر کسی صاحب کو ان وصایا میں سے کسی وصیت کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ دن کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

۲۔ ان وصایا کو جو نمبر دیئے جا رہے ہیں وہ ہرگز وصیت نمبر نہیں بلکہ یہ مسل نمبر ہیں۔ وصیت نمبر صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کی منظوری حاصل ہونے پر دیئے جائیں گے۔

۳۔ وصیت کنندگان سیکرٹری صاحبان مال اور سیکرٹری صاحبان وصایا اس بات کو نوٹ فرمائیں۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز۔ ربوہ)

مسل نمبر ۲۰۵۲۸

میں بخت وری زوجہ احمد علی صاحب قوم ارائیں پیشہ خانہ داری عمر ۵۵ سال بیعت ۱۹۴۰ء ساکن گھسیٹ پورہ ضلع لائلپور۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ $\frac{11}{4}$ ۷۱ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔

میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے:

۱۔ حق مہر بذمہ خاوند واجب الادا ... ۱۰۰

میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے $\frac{1}{10}$ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی $\frac{1}{10}$ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

الامتہ: بخت وری ساکن چک $\frac{69}{R.B}$ گھسیٹ پورہ۔ ضلع لائلپور

گواہ شد: رحمت اللہ سیکرٹری مال گھسیٹ پورہ ضلع لائلپور

گواہ شد: احمد علی خاوند موصیہ گھسیٹ پورہ ضلع لائلپور

مسل نمبر ۲۰۵۲۹

میں محمد بی بی بیوہ مہر دین صاحب قوم ارائیں پیشہ خانہ داری عمر ۶۹ سال بیعت ۱۹۱۸ء ساکن گھسیٹ پورہ ضلع لائلپور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ $\frac{11}{4}$ ۷۱ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔

۱۔ حق مہر وصول شدہ ۶۰۰ روپیہ

۲۔ زیور طلائی مالیتی ۴۰۰ ؍

میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے $\frac{1}{10}$ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی $\frac{1}{10}$ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

الامتہ: محمد بی بی ساکن چک $\frac{69}{R.B}$ گھسیٹ پورہ ضلع لائلپور۔

گواہ شد: عزیز احمد پسر موصیہ

گواہ شد: عبدالرحیم احمد امیر جماعت احمدیہ گھسیٹ پورہ ضلع لائلپور

مسل نمبر ۲۰۵۳۰

میں حافظ عبدالرشید ولد میاں مولا بخش صاحب قوم سندھو جٹ پیشہ معلم اصلاح و ارشاد عمر ۵۰ سال پیدائشی احمدی ساکن چک ۹۳/ٹی ڈی اے ضلع مظفر گڑھ۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ $\frac{5}{4}$ ۷۱ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائیداد اس وقت کوئی نہیں میرا گزارہ ماہوار آمد پر ہے جو اس وقت ۶۰ روپے ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی $\frac{1}{10}$ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی $\frac{1}{10}$ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ فرمائی جائے۔

العبد: حافظ عبدالرشید گورداسپوری ساکن چک ۹۳/ٹی۔ ڈی اے ضلع مظفر گڑھ

گواہ شد: بشیر احمد قمر شاہد مربی سرگودھا

گواہ شد: بشیر احمد سیال انسپکٹر اصلاح و ارشاد

مسل نمبر ۲۰۵۳۲

میں شمیم طاہرہ بنت ملک بہادر خان صاحب قوم اعوان پیشہ خانہ داری عمر ۱۹ سال۔ پیدائشی احمدی ساکن لاہور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ $\frac{5}{4}$ ۷۱ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں میری جائیداد اس وقت کوئی نہیں۔ میرا گزارہ ماہوار آمد پر ہے۔ جو اس وقت ۱۰/- روپیہ ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی $\frac{1}{10}$ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی $\frac{1}{10}$ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ فرمائی جائے

الامتہ: شمیم طاہرہ

گواہ شد: عبدالستار۔ صدر حلقہ سمن آباد لاہور

گواہ شد: محمد رفیق۔ سیکرٹری اصلاح و ارشاد۔ لاہور۔

مسل نمبر ۲۰۵۳۳

میں عبدالحمید خان ولد فرید بخش صاحب قوم راجپوت پیشہ زمینداره عمر ۶۰ سال بیعت ۱۹۲۹ء ساکن $\frac{497}{\text{ج ب}}$ ضلع جھنگ۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ $\frac{1}{4}$ ۷۱ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔

زرعی زمین تعدادی دو ایکڑ مالیتی ۔/۴۰۰۰ روپیہ

میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے $\frac{1}{10}$ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی

نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی $\frac{1}{10}$ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

اس وقت مجھے مبلغ ۳۰/- روپے ماہوار آمد ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی $\frac{1}{10}$ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا۔

میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے

العبد: عبدالحمید خان ساکن چک ۴۹۷/ج ب۔ براستہ شورکوٹ روڈ۔ ضلع جھنگ۔

گواہ شد: عبدالرب خان۔ ربوہ

گواہ شد: منور احمد انور۔ ربوہ۔

ترسیل زر اور انتظامی امور سے متعلق
مینیجر الفضل
سے خط و کتابت کیا کریں

تریاق سلیمانی
ربوہ کا مشہور خوش ذائقہ چورن
تبخیر معدہ۔ بدہضمی۔ پیٹ درد۔ بیضہ۔ متلی۔ قے اور اسہال کیلئے مفید ہے ایک روپیہ۔ دو روپیہ۔ تین روپیہ۔ چھ روپیہ
المنار دواخانہ۔ گولبازار۔ ربوہ

ربوہ کا مشہور عالم
نور کاجل تحفہ
آنکھوں کی خوبصورتی صحت و صفائی کے لئے بہترین تحفہ
مرد و عورتوں سب کے لئے یکساں مفید ہے۔
قیمت فی شیشی سوا روپیہ
خورشید یونانی دواخانہ
گول بازار۔ ربوہ فون نمبر ۵۲۸

اطلاع
ہم اپنا جدید پولٹری فارم محلہ دارالفضل نزد بہشتی مقبرہ برلب سڑک بنا رہے ہیں پرانی مرغیاں سستے داموں برائے فروخت موجود ہیں۔ احباب فائدہ اٹھائیں
مینیجر خلیل پولٹری فارم ربوہ

اعلان نکاح

عزیز شریف احمد اشرف بی ایس سی ابن ٹھیکیدار بدرالدین صاحب مرحوم کا نکاح مبلغ پانچ ہزار روپیہ حق مہر پر عزیزہ مبشرہ روبینہ نازی بنت چوہدری محمد رفیع صاحب ناصر۔ ناصر دواخانہ ربوہ کے ہمراہ محترم مولوی نذیر احمد صاحب لائلپوری نے مسجد مبارک میں پڑھا۔

احباب دعا فرماویں کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو جانبین کے لئے باعث خیر و برکت بنائے۔ آمین۔

(عبدالستار دارالصدر غربی ربوہ)

درخواست دعا

محترمہ اہلیہ چوہدری احسان الٰہی صاحب بھٹی ساکن اسلام آباد کی ران کی ہڈی ٹوٹ جانے کی وجہ سے سنٹرل گورنمنٹ ہسپتال راولپنڈی میں زیر علاج ہیں۔ احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے۔

(داؤد احمد۔ داؤد برادرز۔ اسلام آباد)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزہ رضائے الٰہی حاصل کرنے کا ایک ایسا ذریعہ ہے جس کی اہمیت مذہبی دنیا میں ہمیشہ تسلیم کی گئی ہے

لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ کے الفاظ میں روزوں کی اہمیت اور فضیلت کو واضح کیا گیا ہے

سیدنا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں:۔

"روزہ روحانی ترقی کا ایک ایسا ذریعہ ہے جو تمام مذاہب میں مشترک نظر آتا ہے اور تمام امتیں روزوں سے برکتیں حاصل کرتی رہی ہیں...... مذاہب کی ایک لمبی تاریخ پر نظر ڈالنے سے معلوم ہوتا ہے کہ روزہ اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے کا ایک ذریعہ ہے جس کی اہمیت مذہبی دنیا میں ہمیشہ تسلیم کی جاتی رہی ہے مگر اس میں بھی کوئی شبہ نہیں کہ جس صورت اور جس شکل میں اسلام نے اس کو پیش کیا ہے وہ باقی مذاہب سے نرالی ہے۔ اسلام میں روزوں کی یہ صورت ہے کہ ہر بالغ عاقل کو پورا ایک مہینہ کے روزے رکھنے کا حکم ہے۔ سوائے اس صورت کے کہ کوئی شخص بیمار ہو یا اسے بیماری کا یقین ہو یا سفر پر ہو یا بالکل بوڑھا اور کمزور ہو گیا ہو۔ ایسے لوگ جو بیمار ہوں یا سفر پر ہوں ان کے لئے حکم ہے کہ وہ دوسرے اوقات میں روزہ رکھیں اور جو بالکل معذور ہو گئے ہوں اُن کے لئے کوئی روزہ نہیں۔

روزہ کی صورت یہ ہے کہ پو پھٹنے سے لے کر سورج کے غروب ہونے تک انسان کوئی چیز نہ کھائے نہ پیئے نہ کم نہ زیادہ اور نہ مخصوص تعلقات کی طرف توجہ کرے پو پھٹنے سے پہلے وہ کھانا کھائے تاکہ اس کے جسم پر غیر معمولی بوجھ نہ پڑے۔ اور غروب آفتاب پر روزہ افطار کرے۔ صرف شام کو ہی کھانا کھا کر متواتر روزے رکھنا ہماری شریعت نے ناپسند کیا ہے......

روزوں کی فضیلت اور اس کے فوائد پر لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ کے الفاظ میں روشنی ڈالی گئی ہے اور بتایا گیا ہے کہ روزے ہم پر اس لئے فرض کئے گئے ہیں لعلکم تتقون تاکہ تم بچ جاؤ۔ اس کے کئی معنے ہو سکتے ہیں۔ مثلاً ایک معنی تو یہی ہیں کہ ہم نے تم پر اس لئے فرض کئے ہیں تاکہ تم اُن قوموں کے اعتراض سے بچ جاؤ جو روزے رکھتی رہی ہیں۔ جو بھوک اور پیاس کی تکلیف برداشت کرتی رہی ہیں۔ جو موسم کی شدت کو برداشت کر کے خدا تعالیٰ کو خوش کرتی رہی ہیں اگر تم روزے نہیں رکھو گے تو وہ کہیں گی تمہارا دعویٰ ہے کہ ہم اعلیٰ قوموں سے روحانیت میں بڑھ کر ہیں لیکن وہ تقویٰ ہم میں نہیں جو دوسری قوموں میں پایا جاتا تھا غرض اگر اسلام میں روزے نہ ہوتے تو باقی مسلمان دوسری قوموں کے سامنے ہدف ملامت بنے رہتے۔ عیسائی کہتے یہ بھی کوئی مذہب ہے اس میں روزے تو ہیں ہی نہیں جن سے قلوب کی صفائی ہوتی ہے جن کے ساتھ روحانی صفائی ملتی ہے جن کے ذریعہ انسان بدی سے بچتا ہے۔ یہودی کہتے کہ ہم نے سینکڑوں سال روزے رکھے لیکن مسلمانوں میں روزے نہیں۔ اسی طرح زرتشی ہندو اور دوسری سب قومیں کہتیں کہ اسلام بھی کوئی مذہب ہے اس میں روزے نہیں۔ ہم روزے رکھتے ہیں اور اس طرح خدا تعالیٰ کو خوش کرتے ہیں۔

غرض ساری دنیا مسلمانوں کے مقابلہ میں آجاتی اور کہتی کہ مسلمانوں میں روزے کیوں نہیں پس فرمایا اے مسلمانو! ہم تم پر روزے فرض کرتے ہیں لعلکم تتقون تاکہ تم دشمن کے اعتراضات سے بچ جاؤ۔ اگر اسلام میں روزہ نہ ہوتا یا تم روزے نہ رکھتے تو غیر مذاہب والے تم پر جائز طور پر اعتراض کرتے اور تم اُن کی نگاہوں میں حقیر ہو جاتے۔

لعلکم تتقون میں دوسرا اشارہ اس امر کی طرف کیا گیا ہے کہ اس ذریعہ سے خدا تعالیٰ روزہ دار کا محافظ ہو جاتا ہے کیونکہ اِتِّقَا کے معنے ہیں ڈھال بنانا۔ وقایہ بنانا نجات کا ذریعہ بنانا۔ پس اس آیت کے معنے یہ ہوئے کہ تم پر روزے رکھنے اس لئے فرض کئے گئے تاکہ تم خدا تعالیٰ کو اپنی ڈھال بنا لو۔ اور ہر شر سے اور ہر خیر کے نقصان سے محفوظ رہو۔"

(تفسیر سورۃ البقرہ صـ ۳۷۲-۷۳)

محترم شیخ محمد حنیف صاحب امیر جماعتہائے بلوچستان کی علالت اور درخواست دعا

میرے چھوٹے بھائی عزیز المکرم شیخ محمد حنیف صاحب امیر جماعت احمدیہ صوبہ بلوچستان قریباً دس روز سے صاحب فراش ہیں۔ بلڈ پریشر بہت بڑھ گیا تھا اور سر اور گردن کے پٹھوں میں انتہائی کھچاؤ پیدا ہو گیا تھا۔ اور چکر آتے تھے۔ ٹمپریچر بھی ہو گیا تھا۔ ڈاکٹروں نے NERVOUS BREAKDOWN تشخیص کیا ہے اور مکمل آرام کرنے اور بات چیت اور ملاقاتوں سے سختی سے منع کیا ہے۔

اللہ تعالیٰ کے فضل اور حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ نے بزرگانِ سلسلہ اور احبابِ جماعت کی دعاؤں کے طفیل کافی حد تک افاقہ ہے۔

شدید کھانسی اور بلغم کی بھی تکلیف ہو گئی تھی جس سے پسلیوں میں بہت درد اُٹھتا تھا۔ اب بلڈ پریشر بھی نارمل ہے اور پٹھوں میں کھچاؤ اور چکروں میں بھی افاقہ ہے۔ ابھی تک مکمل آرام کر رہے ہیں۔

احباب جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ عزیز المکرم کو جلد کاملہ صحت عطا فرمائے اور حسب سابق دین کی بہتر سے بہتر خدمت بجا لانے کی توفیق بخشے۔ آمین

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ازراہ شفقت ان کی صحت کے متعلق بذریعہ تار استفسار فرمایا۔ اور دعا فرمائی۔ اسی روز سے اللہ تعالیٰ کے فضل سے عزیز کی بیماری میں نمایاں ... ہو گیا ہے۔ الحمد للہ۔

(شیخ محمد اقبال۔ جناح روڈ۔ کوئٹہ)

ضروری تصحیح

مجلس ارشاد مرکزیہ کے پروگرام کے الفضل کے ایک اعلان میں سہواً مقرر کے مضمون کا عنوان حضرت سید احمد صاحب شہید بریلوی کے کارنامے کی بجائے حضرت شیخ مجدد الف ثانی کے کارنامے طبع ہو گیا تھا جو درست نہ تھا بغرض تصحیح ریکارڈ یہ اعلان کیا جاتا ہے۔

(ایڈیشنل ناظر اصلاح و ارشاد تعلیم القرآن)

تقریب نکاح و رخصتانہ

برادرم عبد الہادی صاحب ابن محترم شیخ عبد القادر صاحب مربی مرحوم (سابق سوداگر مل) کا نکاح مورخہ ۱۷ ستمبر ۱۹۷۱ء کو محترمہ مرغوبہ یوسف صاحبہ بنت مکرم میاں محمد یوسف صاحب D ۶۲ گلبرگ لاہور کے ساتھ پانچ ہزار روپیہ حق مہر پر مکرم و محترم چوہدری اسد اللہ خان صاحب امیر جماعت احمدیہ لاہور نے مسجد دار الذکر میں پڑھا۔

۱۹ ستمبر کو گلبرگ میں تقریب رخصتانہ عمل میں آئی اور ۲۰ ستمبر شیخ عبد الماجد صاحب نے دعوتِ ولیمہ کا اہتمام کیا۔

احباب جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو جانبین کے لئے راحت اور ثمراتِ حسنہ کا موجب بنائے۔ آمین۔

(صفی الرحمٰن خورشید مربی سلسلہ عالیہ احمدیہ چکوال)

تعلیم الاسلام کالج یونین کے سالِ رواں کے عہدیداران کا انتخاب

ربوہ۔ گزشتہ روز تعلیم الاسلام کالج یونین کے سالِ رواں کے عہدہ داران کا انتخاب عمل میں آیا۔ جس میں مندرجہ ذیل طلبہ یونین کے عہدہ دار منتخب ہوئے:۔

سال چہارم — بشیر طارق
سال سوم — ... خان
سال دوم — ...
سالِ اوّل — ...

(... کالج یونین)

خالص شہد
جنگل کے ...
... شہد
ہمارے ہاں سے خرید فرما دیں۔
منیجر خورشید یونانی دواخانہ
گولبازار ربوہ فون نمبر ...